© rasailojaraid.com

شعائرِ اسلام

عید الاضحیٰ کا پیغام؛ مسلمانانِ عالم کے نام!

لفظِ 'عید' عود سے مشتق ہے، جس کا معنی لوٹنا اور بار بار پلٹ کر آنا ہے۔ اس کا نام عید اس لئے ہے کہ یہ ہر سال لوٹ کر آتی ہے اور کسی بھی چیز کے پلٹ کر آنے میں کوئی نہ کوئی حکمت پنہاں ہوتی ہے اور عید کے ہر سال لوٹ کر آنے میں بھی دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہ سبق یاد دلانا مقصود ہوتا ہے کہ وہ جاہلیت کے اَطوار و عادات اور اہل جاہلیت کی تہذیب و ثقافت کو چھوڑ کر اپنے اصل اسلام کی طرف لوٹ آئیں، کیونکہ اسی سے ان کی کھوئی ہوئی عزت بحال ہو سکتی ہے۔ اقوامِ عالم پر قیادت کا حق جو ان سے چھن چکا ہے اور لوگوں کی صحیح رہنمائی کا دامن جو ان کے ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے، تب نصیب ہو گا جب مسلمان، غیر مسلموں کی نقالی چھوڑ کر حقیقی دین و شریعت کی طرف پلٹ آئیں گے، اور اس بات کو سمجھ جائیں گے کہ اسلام، تمام مذاہبِ عالم سے بلند و بالا ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے نام ایسا پیغام ہے جو جاہلیت کی آمیزش اور اہل جاہلیت کے رسم و رواج کی ملاوٹ کو ہرگز قبول نہیں کرتا، دین اسلام میں کوئی بھی شخص آدھا مسلمان آدھا انگریز، اور آدھا تیتر آدھا بٹیر بن کر ان برکات کو ہرگز حاصل نہیں کر سکتا جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ماننے والوں سے کیا ہے۔ اسلام کی برکات کے حصول کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے کہ اہل اسلام کفر و جاہلیت کی خاردار وادیوں سے دامن چھڑا کر اپنے اصل دین کی طرف لوٹ آئیں، تب ہی انہیں عید کی خوشیاں منانا زیب دیتا ہے!! یہ وہ سبق ہے جسے ذہن نشین کرانے کے لئے عید کا دن ہر سال پلٹ کر آتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے دیکھا کہ ان میں کھیل کود اور خوشی منانے کے لئے دو دن 'نور روز اور مہرجان' کے نام سے مقرر ہیں۔ آپ نے ان سے پوچھا: یہ تہوار کیسے ہیں؟ انہوں نے کہا: ''**كنا نلعب فيهما في الجاهلية**'' اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ دن جاہلیت سے ہمارے ہاں لہو و لعب کے لئے

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

مخصوص چلے آرہے ہیں، آپ نے فرمایا: ”**قد أبدلكم الله بهما خيرا منهما يوم الأضحیٰ ويوم الفطر**“ (سنن ابی داؤد) ”اللہ نے تمہیں جاہلیت کے ان تہواروں سے کہیں بہتر عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دو دن عطا فرمائے ہیں۔“

آپ کا مقصد یہ تھا کہ جاہلیت کے تہواروں کو چھوڑ کر اسلامی شعائر کو اپنایا جائے۔ پیغمبر اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک لمحہ کے لئے بھی دین اسلام میں جاہلیت کی آمیزش کو گوارا نہ کیا، اور انسانی برادری کے ساتھ مل کر چلنے کو اہمیت نہیں دی، اظہارِ مسرت کی خاطر جاہلیت کے تہوار ترک کرکے اسلامی عیدوں کو پیش فرمایا، جو نتائج و مزاج کے اعتبار سے جاہلیت کے تہواروں سے کہیں بہتر ہیں، کیونکہ کفر و جاہلیت کی خوشی کی تقریبات میں شرم و حیا اور عفت و عصمت کی پامالی کے سب سامان ہوتے ہیں؛ مے نوشی، رقص و سرور کی محافل میں جنسی اختلاط جیسی خرافات جبین انسانیت کو داغدار کرتی ہیں۔ اسلام آیا تو اس نے خوشی کے دو دنوں کو برقرار رکھا، لیکن جاہلیت کی رسومات و خرافات کا خاتمہ کرکے ان کی جگہ عبادات اور سجود و صلوٰۃ کو رائج کردیا۔

یومِ عید کے ہر سال پلٹ کر آنے میں وقت کے حکمرانوں کے لئے بھی درسِ عبرت ہے کہ وہ اہل جاہلیت کے ساتھ مصالحت اور ان سے اتحاد کی پینگیں ڈالنے کی بجائے اپنے اسلام کی طرف لوٹیں اور ایک ایسی ریاست میں جو اسلام کے نام پر وجود میں آئی ہے، دستورِ اسلام کا نفاذ کریں اور مسلمانوں کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔ اسلام غیرت مندوں کا دین ہے، اسے ائمہ کفر کی چوکھٹ پر ذلیل نہ کریں، اور کسی بھی جامع مسجد میں عید کی نماز ادا کرتے وقت وہ پیغمبر اسلام کے اس فرمان کو عملی جامہ پہنانے کا عہد کریں کہ ”اسلام غالب ہونے کے لئے آیا ہے“...... لہٰذا اسے مغلوب نہ ہونے دیں۔

دوسری طرف عوام جب نمازِ عید سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹیں تو وہ اپنے گھروں سے جاہلیت کے تمام عادات و اثرات کے استیصال کا عہد کریں، کیونکہ وہ اپنے گھروں کے سربراہ اور منتظم ہیں ”**کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته**“ (الحدیث) اور وہ اس بات کو پورے یقین و اعتماد سے لیں کہ ان کی بچیوں اور عورتوں کی عزت اور ان کی عفت و عصمت کی حفاظت عریانی اور اپنے محاسن کے اظہار میں نہیں لہٰذا انہیں باپردہ ہو کر

www.KitaboSunnat.com

© rasailojaraid.com

گھروں سے نکلنے کی تلقین کریں، گھر سے نکلنے سے لے کر واپس لوٹنے تک شیطان صفت لوگوں کی بُری نگاہوں سے محفوظ رہنے کے لئے وہ حضرت فاطمہ ؓ اور حضرت عائشہ ؓ کی زندگیوں کو اپنے لئے آئیڈیل بنائیں۔

نوجوانوں کو فرنگی تہذیب و ثقافت سے فریفتگی کی بجائے وہ انہیں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زندگی گذارنے کا عادی بنائیں کیونکہ مغربی تہذیب و تمدن مارِ منقش کی طرح بظاہر دلکش نظر آتی ہے، جبکہ وہ اُخروی زندگی کے لئے سم قاتل کی حیثیت رکھتی ہے۔

عیدالاضحیٰ مسلمانوں کے لئے خوشی کا پیغام لے کر لوٹتی ہے اور حقیقی خوشی ان لوگوں کے لئے ہے جنہوں نے اپنے آپ کو تقویٰ کی خوبی سے آراستہ کرلیا اور قربانی کے دن جانور کے گردن پرچُھری چلانے سے پہلے اپنے نفس اَمارہ کے گلے پرچُھری چلا کر اپنے جان ومال کو اور اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے قربان کرنے کا عہد کرلیا۔

رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرام ؓ نے دریافت کیا: ''اے اللہ کے رسولؐ! یہ قربانی کیوں کی جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: «سنة أبيكم إبراهيم عليه السلام» ''قربانی کرنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔'' حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی سنت کو اہل اسلام کے لئے دین کا شعار بنادیا گیاہے، ان کی زندگی کو سامنے رکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے اور اس کے دین کی سربلندی کے لئے بے شمار مشکلات کا سامنا کیا۔ گھر سے نکلے، اپنے وطن سے بے وطن ہوئے، آگ میں پھینک دیئے گئے لیکن یہ سب کچھ انہوں نے اپنے ربّ کی خاطر برداشت کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ عزت عطا کی جس کا تصور نہیں کیا جاسکتا تھا، لہٰذا جو شخص بھی دین اسلام کی سربلندی کی خاطر تکلیف اُٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی آخرت بھی درست کردیتا ہے اور اس کی دنیا بھی مثالی بنادیتا ہے، اللہ تعالیٰ مسلمان عوام اور حکمران طبقہ کو غلبۂ اسلام کی خاطر محنت کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین! محمد رمضان سلفی (مدیر كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو امن وسلامتی عطا فرمائے! آمین

قارئین 'محدث' کو عیدالاضحیٰ مبارک

www.KitaboSunnat.com